انیسواں مسئلہ

محفل میلاد النبی ﷺ
کتاب وسنت کی روشنی میں

محفل میلاد شریف کے جواز کے دلائل:

محفل میلاد شریف کا جواز واستحسان کتاب وسنت کے کثیر دلائل سے ثابت ہے، ہم یہاں چند پیش کرتے ہیں۔

پہلی دلیل: محفل میلاد النبی ﷺ ارشاد نبوت کے مطابق "سنتِ حسنہ" ہے۔

(ا) عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ: رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- «مَنْ سَنَّ فِى الإِسْلاَمِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَىْءٌ». (۱)

ترجمہ: جس نے اسلام میں کوئی "سنتِ حسنہ" ایجاد کی تو اس کے لیے اس سنت کا اجر وثواب ہے اور اس کے بعد جتنے، لوگ اس نئی سنت پر عمل کریں گے ان کا ثواب بھی، بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے اجر وثواب میں کچھ کمی ہو۔

---

(۱) الصحيح لمسلم، ج:۱، ص: ۳۲۷، كتاب الزكاة / باب الحثّ على الصدقة ولو بشق تمرة، مجلس البركات، مبارك فور.

محفل میلاد شریف متعدد امور حسنہ پر مشتمل ہوتی ہے:

یہ محفل "سنتِ حسنہ" اس لیے ہے کہ متعدد امور حسنہ پر مشتمل ہے جو درج ذیل ہیں:

(۱) تلاوتِ قرآن حکیم (۲) حمد الٰہی و ذکر خداوندی

(۳) نعتِ رسول (۴) بعثت نبوی کا تذکرہ اور اوصاف و کمالات کا بیان

(۵) سیرتُ المصطفیٰ (۶) دینی، تبلیغی موضوعات پر خطاب

(۷) ذکر نعمتِ ولادت (۸) صلاۃ و سلام بہ حالتِ قیام

(۹) دعا (۱۰) اِطعام طعام

(۱۱) بہ وقتِ رخصت مصافحہ و سلام

یہ تمام امور کتاب و سنت کے صریح کلمات، یا ان کے عموم و اطلاق سے ثابت ہیں، ایسے نصوص کو جمع کیا جائے تو ایک مبسوط کتاب تیار ہو جائے، جس کی یہاں حاجت نہیں، پھر یہ تمام امور اہل سنت کے نزدیک مسلّمات سے بھی ہیں، تاہم چند نصوص اطمینانِ قلب کے لیے پیش کرتے ہیں:

(۱) تلاوتِ قرآن حکیم:

ارشاد باری ہے:

(۲) "یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ"(۱)

ترجمہ: یہ رسول ان پر اللہ کی آیتیں تلاوت کرتے ہیں۔

خدائے کریم نے اسے اپنے احسانات سے شمار فرمایا ہے۔

(۳) عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ.(۲)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کی تلاوت کرنے والے کی صفت "سنترے" کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی خوشگوار اور بو بھی خوش گوار۔

---

(۱) القرآن الحكيم، سورة آل عمران:۳،الآية: ١٦٤.

(۲) صحيح البخاري، ج:۲، ص: ٧٥١، كتاب فضائل القرآن/ باب فضل القرآن على سائر الكلام، مجلس البركات، مبارك فور.

(۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ: لاَ حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ.(۱)

ترجمہ: رشک کے لائق صرف دو شخص ہیں: ایک وہ شخص جسے اللہ تعالی نے قرآن کا علم دیا اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا رہے۔

(۵) عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم-: . . . فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ.(۲)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تلاوتِ قرآن کریم پابندی کے ساتھ کرتے رہو کیوں کہ یہ اونٹوں کے بھاگنے سے بھی زیادہ تیز سینوں سے نکل جاتا ہے۔

(۲) حمد الٰہی وذکر خداوندی:

(٦) ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ“(۳)

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کو جو مالک ہے سارے جہان والوں کا۔

(۷) ”فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ“(٤)

ترجمہ: تو اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو۔

(۸) ”وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ“(٥)

ترجمہ: اور ہم تیری حمد کرتے ہوئے تیری تسبیح کرتے ہیں۔

(۹) ”وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ“(٦)

---

(١) صحيح البخاري، ج:٢، ص: ٧٥١، كتاب فضائل القرآن/ باب اغتباط صاحبِ القرآن، مجلس البركات، مبارك فور.

(٢) صحيح البخاري، ج:٢، ص: ٧٥٢، كتاب فضائل القرآن/ باب استذكار القرآن وتعاهده، مجلس البركات، مبارك فور.

(٣) القرآن الحكيم، سورة الفاتحة:١، الآية:١.

(٤) القرآن الحكيم، سورة الحجر:١٥، الآية:٩٨.

(٥) القرآن الحكيم، سورة البقرة:٢، الآية:٣٠.

(٦) القرآن الحكيم، سورة بني إسرائيل:١٧، الآية:٤٤.

ترجمہ: کوئی چیز نہیں جو اس کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی نہ بولے۔

(۱۰) "يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ "(۱)

ترجمہ: (ملائکہ) اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ہیں۔

(۱۱) "فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ "(۲)

ترجمہ: تم میرا ذکر کرو، میں تمہارا چرچا کروں گا۔

(۱۲) "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا "(۳)

ترجمہ: اے ایمان والو، اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔

(۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لله مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ .(٤)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں گشت کر کے اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں اور جب کچھ لوگوں کو ذکر الٰہی کرتے ہوئے پاتے ہیں تو باہم ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنی حاجت کی طرف آؤ۔

(۱۴) "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ."(٥)

ترجمہ: اللہ کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو۔

(۳) نعتِ رسول ﷺ:

نعت رسول ﷺ کے استحسان پر کتاب وسنت ناطق اور سلف وخلف کا اجماع ہے، اس

---

(١) القرآن الحكيم، سورة الزمر:٣٩،الآية:٧٥.

(٢) القرآن الحكيم، سورة البقرة:٢،الآية:١٥٢.

(٣) القرآن الحكيم، سورة الأحزاب:٣٣،الآية:٤١.

(٤) صحيح البخاري، ج:٢، ص:٩٤٨،كتاب الدعوات/ باب فضل ذكر الله تعالى، مجلس البركات، مبارك فور.

(٥) صحيح البخاري، ج:٢، ص: ١١٢٩، كتاب الرد على الجهمية وغيرهم التوحيد/ باب قول الله: "وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ"، مجلس البركات، مبارك فور.

کے شواہد بے شمار ہیں، چند ملاحظہ ہوں:

صحیح البخاری میں ہے:

"بابُ الشّعر في المسجد." (۱)

ترجمہ: مسجد میں شعرِ حَسَن مثلاً نعت شریف پڑھنے کا بیان۔

(۱۵) أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللهَ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ -صلى الله تعالى عليه وسلم- يَقُولُ:

"يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ -صلى الله تعالى عليه وسلم-، اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ" قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ. (۲)

ترجمہ: حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں شہادت طلب کی کہ میں اللہ کی قسم دے کر آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دو، اے اللہ! روح القُدس کے ذریعہ حسان کی مدد فرما۔" تو حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: ہاں، میں نے سنا ہے۔

حضرت حسّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں اشعار نعت پڑھتے اور سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہجو کرنے والوں کا جواب دیتے، اس پر حضور سید عالم ﷺ نے خوش ہو کر یہ دعا فرمائی۔

(۱۶) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ: كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. ثمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ -صلى الله تعالى عليه وسلم- يَقُولُ: أَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ. (۳)

---

(۱) صحيح البخاري، ج:۱، ص:٦٤، ٦٥، كتاب الصّلاة/ باب الشعر في المسجد، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) صحيح البخاري، ج:۱، ص:٦٤، ٦٥، كتاب الصّلاة/ باب الشعر في المسجد، مجلس البركات، مبارك فور.

(۳) صحيح البخاري، ج:۱، ص:٤٥٦، كتاب بَدْء الخلق/ باب ذكر الملائكة، مجلس البركات، مبارك فور.

ترجمہ: سعید بن مُسیّب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں تشریف لائے اور حضرت حسان اشعارِ نعت پڑھ رہے تھے، انھوں نے اِن کی طرف ترچھی نگاہوں سے دیکھا، تو حضرت حسان نے کہا کہ میں مسجد نبوی میں اشعار نعت پڑھا کرتا تھا، حالاں کہ یہاں آپ سے افضل رسولِ مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے۔

پھر حضرت حسّان نے حضرت ابوہریرہ کی طرف چہرہ کر کے فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: "حسّان میری طرف سے جواب دو، اے اللہ، روحُ القدس جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس کی مدد فرما۔"

توانھوں نے فرمایا: ہاں، میں نے سنا ہے۔

(۱۷) قال عروة: كانت عائشة تكره أن يسبَّ عندها حسّان وتقول إنّه الذي قال:

فإنّ أبي ووالدَه وعرضي لعرض محمد منكم وقاء[1]

ترجمہ: حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات کو ناپسند کرتی تھیں کہ ان کے سامنے حضرت حسّان کو سخت سست کہا جائے۔ وہ فرماتی تھیں کہ انھوں نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں یہ عرض کیا ہے:

میرے باپ، دادا اور میری عزت وآبرو سب تمھارے مقابلے میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وآبرو کے لیے ڈھال ہے۔

(۱۸) عن مسروق قال: دخلتُ على عائشة وعندها حسّانُ بن ثابت يُنشدها شعرا يشبب بأبيات لهُ وقال:

حصان رزان ما تزَنُّ بريبة وتصبح غرثیٰ من لحوم الغوافل

. . . فقالت له: إنّه كان يُنافح أو يهاجي عن رسول الله -صلى الله تعالى عليه وسلم-.[2]

---

(۱) صحيح البخاري، ج:۲، ص:۵۹٤، كتاب المغازي/ باب حديث الإفك، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) صحيح البخاري، ج:۲، ص:۵۹۷، كتاب المغازي/ باب حديث الإفك، مجلس البركات، مبارك فور.

ترجمہ: حضرت مسروق سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت پہلے سے موجود تھے، وہ ان کی مدح میں یہ شعر پڑھ رہے تھے:

وہ پاک دامن اور باوقار خاتون ہیں جو کسی کی عیب جوئی سے متہم نہیں اور گناہوں سے انجان، پارسا عورتوں کی غیبت سے پاک ہیں۔

حضرت عائشہ نے حضرت مسروق سے فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا دفاع اور منکروں کی ہجو کرتے تھے۔

(۱۹) عَنْ أبي هريرة قال: قال النبي -صلى الله تعالى عليه وسلم-: أصدقُ كلمةٍ قالها الشاعرُ كلمة لبيد:

"ألا كلُّ شيء ما خلا اللهِ باطل"[۱]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شاعر نے سب سے سچی جو بات کہی وہ لبید کی بات ہے:

"سنو! اللہ تعالی کے علاوہ ہر چیز بے حقیقت ہے۔"

(۲۰) عن عائشة، قالت: استاذَنَ حسّان بنُ ثابت رسولَ الله -صلى الله تعالى عليه وسلم- في هجاء المشركين، فقال رسولُ الله -صلى الله تعالى عليه وسلم-: فكيفَ بنسبي، فقال حسان: لأسُلّنك مِنهم كما تسلُ الشعرة من العجين.[۲]

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت نے رسول کریم ﷺ کی بارگاہ میں مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت مانگی تو سرکار نے فرمایا کہ میرے نسب کا کیا کروگے۔ انھوں نے عرض کیا: میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔

---

(۱) صحيح البخاري، ج:۲، ص:۹۰۸، كتاب الأدب/ باب ما يجوز من الشعر والزجر والحداء وما يكره، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) صحيح البخاري، ج:۲، ص:۹۰۸، ۹۰۹، كتاب الأدب/ باب هجاء المشركين، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲۱) عَنْ ابن شهاب أن الهيثم بن أبي سنان أخبره أنه سمع أبا هريرة في قصصه، يذكر النبيَّ -صلى الله تعالى عليه وسلم- يقول: إنّ أخالكم لا يقول الرفث يعني بذلك ابن رواحة- قال:

وفينا رسول الله يتلو كتابهٗ إذا انشقّ معروف من الفجر ساطع
أرانا الهدى بعد العمى فقلوبنا به موقنات انّ ما قال واقع
يبيت يُجافي جنبه عن فراشه إذا استثقلت بالكافرين المضاجع[1]

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ ہیثم بن ابی سنان نے انھیں بتایا کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے سنا۔ سرکار نے فرمایا کہ تمھارا بھائی -عبد اللہ بن رواحہ- بری بات نہیں کہتا۔ اس نے یہ اشعار کہے ہیں:

ہمارے درمیان اللہ کے رسول ﷺ ہیں جو اس کی کتاب تلاوت کرتے ہیں، جب صبح کی تیز روشنی نمودار ہوتی ہے۔

انھوں نے ہماری گمراہی کے بعد ہدایت کی راہ ہمیں دکھائی۔ لہٰذا ہمارے دل اس بات کا یقین کرتے ہیں کہ انھوں نے جو کچھ فرمایا وہ واقع ہو کر رہے گا۔

وہ اپنے پہلو، خواب گاہوں سے الگ کر کے رات گزارتے ہیں جب کہ مشرکین سے ان کی خواب گاہیں بوجھل رہتی ہیں۔

(۲۲) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النّبِيُّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ، يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا، يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَوْ قَالَتْ : يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-، وَيَقُولُ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ ، أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-.[2]

---

(۱) صحيح البخاري، ج:۲، ص:۹۰۹، كتابُ الأدب/ باب هِجاء المشركين، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) جامع الترمذي، ج:۲، ص:۱۰۷، أبواب الاستيذان والأدب عن رسول الله ﷺ/ باب ما جاء في إنشاد الشّعر، مجلس البركات، مبارك فور.

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ حسان بن ثابت کے لیے مسجد میں منبر رکھتے جس پر کھڑے ہو کر وہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمالات اور فضائل فخر کے ساتھ بیان کرتے، اور گستاخانِ رسول سے حضور کا دفاع فرماتے۔ اور رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ جب تک حسان رسول اللہ ﷺ کے مفاخر بیان کرتا ہے اور دفاع کرتا ہے اللہ تعالی روح القدس۔ جبریل امین۔ کے ذریعہ اس کی تائید فرماتا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے، چناں چہ امام ابو عیسی ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کی تخریج کر کے لکھتے ہیں:

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.(۱)

ترجمہ: اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی احادیث مروی ہیں۔ اور یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

محفل میلاد میں بھی نعت شریف اور وعظ کے لیے منبر کا اہتمام ہوتا ہے جس پر کھڑے ہو کر نعت خواں خوش الحانی کے ساتھ نعتِ رسول پڑھتے اور حضور کا دفاع کرتے ہیں تو یہ عینِ اتباعِ سنتِ نبوی ہے۔

(۴) بعثتِ نبوی کا تذکرہ اور اوصاف و کمالات کا بیان

بعثت نبوی کا تذکرہ کثیر آیات واحادیث میں ہے، ہم یہاں صرف دو آیات کی نقل پر اکتفا کرتے ہیں:

(۲۳) ”وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝۸۱“(۲)

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا، جب میں تم کو کتاب اور حکمت دوں، پھر تشریف لائے تمھارے پاس وہ رسول کہ تمھاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور

(۱) جامع الترمذي، ج:۲، ص:۱۰۷، أبواب الاستيذان والأدب عن رسول الله ﷺ/ باب ما جاء في إنشاد الشّعر، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) القرآن الحكيم، سورة آل عمران:۳،الآية:۸۱.

اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا: کیوں، تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ سب نے عرض کی: ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا: تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

(۲۴) "لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾"(۱)

ترجمہ: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

(۲۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَنْتَظِرُونَهُ قَالَ : فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ فَسَمِعَ حَدِيثَهُمْ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً ،

وَقَالَ آخَرُ : - - - مُوسَى كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا ، وَقَالَ آخَرُ : فَعِيسَى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوحُهُ ، وَقَالَ آخَرُ : آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ.

فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ ، وَقَالَ : قَدْ سَمِعْتُ كَلاَمَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذَلِكَ ، وَعِيسَى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذَلِكَ .

أَلاَ • وَأَنَا حَبِيبُ اللهِ وَلاَ فَخْرَ • وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الحَمْدِ يَوْمَ القِيَامَةِ وَلاَ فَخْرَ • وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ •وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ القِيَامَةِ وَلاَ فَخْرَ • وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلاَ فَخْرَ • وَأَنَا أَكْرَمُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ وَلاَ فَخْرَ. هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.(۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کے کچھ اصحاب حضور کے انتظار میں ایک مجلس میں جمع تھے،

---

(١) القرآن الحكيم، سورة آل عمران :٣،الآية: ١٦٤ .

(٢) جامع الترمذي، ج:٢،ص: ٢٠٢، أبواب المناقب عن رسول الله -صلى الله تعالى عليه وسلم-/ باب تحت باب ما جاء في فضل النبي ﷺ ، مجلس البركات، مبارك فور.

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں جانے کے لیے نکلے، جب ان سے قریب ہوئے تو سنا کہ وہ باہم انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کر رہے ہیں۔ بعض نے کہا کہ اللہ نے حضرت ابراہیم کو خلیل بنایا، دوسرے نے کہا کہ حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا۔ تیسرے نے کہا کہ حضرت عیسیٰ کلمۃُ اللہ اور روحُ اللہ ہیں، چوتھے نے کہا کہ حضرت آدم کو اللہ نے چن لیا۔

سرکار دو عالم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں نے تمھاری گفتگو اور تمھارا تعجب سن لیا۔ بے شک ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نجیُّ اللہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام روحُ اللہ و کلمۃُ اللہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں۔

سنو، میں ● اللہ کا حبیب ہوں اور کوئی فخر نہیں ● قیامت کے دن صاحبِ لواء الحمد میں ہوں (جس کے نیچے حضرت آدم اور تمام انبیا ہوں گے) اور کچھ فخر نہیں ● قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت میں کروں گا ● اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اور کوئی فخر نہیں ● اور میں سب سے پہلے بابِ جنت کی زنجیر ہلاؤں گا ● اللہ عزوجل میرے لیے بابِ جنت کھول کر مجھے اس میں داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ فقراے مسلمین ہوں گے اور کچھ فخر نہیں ● اور تمام اولین وآخرین میں بارگاہِ الٰہی میں میری عزت سب سے زیادہ ہے اور کچھ فخر نہیں۔

اس حدیث میں حضور سید عالم ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے اپنے اوصاف اور فضائل بیان کیے ہیں، ہم اہل سنت مجمع مسلمین میں یہی سب کچھ بیان کرتے ہیں اور اسی کو ہمارے عرف میں ''محفل میلاد'' کہا جاتا ہے۔

(۵) سیرۃ المصطفیٰ ﷺ:

مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کی سیرتِ طیبہ کا ذکرِ جمیل کثیر آیات اور احادیث نبویہ میں ہے، چند ملاحظہ ہوں:

(۲۶) ''لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ''(۱)

ترجمہ: یقینا تمھارے لیے رسول اللہ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

---

(۱) القرآن الحکیم، سورۃ الأحزاب: ۳۳، الآیۃ: ۲۱.

(۲۷) "وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝" (۱)

ترجمہ: اے محبوب بے شک آپ عظیم اخلاق پر ہیں۔

(۲۸) "يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ" (۲)

ترجمہ: وہ رسول انھیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع کرے گا اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو اُن پر تھے اتارے گا۔

(۲۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ -صلّى الله عليه وسلّم- إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلاَ صَوْتُهُ . . . وَيَقُولُ « أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهُدَى هَدَى مُحَمَّدٍ- صلّى الله عليه وسلّم-». (۳)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تو اُن کی آنکھیں سرخ اور آواز بلند ہو جاتی... اور حضور "أمّا بعد" کہہ کر ارشاد فرماتے:

بے شک سب سے اچھی بات اللہ کی بات ہے اور سب سے اچھی سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے۔

(۳۰) أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ . . . قَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ كَلاَّ، أَبْشِرْ فَوَاللهِ لاَ يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا، وَاللهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتُكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ. (٤)

---

(١) القرآن الحكيم، سورة القلم:٦٨، الأية: ٤.

(٢) القرآن الحكيم، سورة الأعراف:٧،الآية:١٥٧.

(٣) الصحيح لمسلم، ج:١،ص:٢٨٤، ٢٨٥، كتاب الجمعة/ فصلٌ في خطبة الجمعة، مجلس البركات، مبارك فور.

(٤) ● الصحيح لمسلم، ج:١،ص:٨٨، كتاب الإيمان/ بابُ بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ، مجلس البركات، مبارك فور.

● صحيح البخاري، ج:١، ص:٣، بابٌ كيف كان بدء الوحي إلىٰ رسول الله ﷺ، مجلس البركات، مبارك فور.

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: حضور کو بشارت ہو، اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہ فرمائے گا ● خدا کی قسم آپ صلہ رحمی کرتے ہیں ● سچ بولتے ہیں ● بے سہاروں کا بار (نفقہ) اٹھاتے ہیں ● ناداروں کو عطا فرماتے ہیں ● مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں ● اور حق کی راہ میں پیش آنے والے مصائب پر تعاون کرتے ہیں۔

(۶) دینی، تبلیغی موضوعات پر خطاب:

دینی، تبلیغی موضوعات پر خطاب سرور کائنات ﷺ کی سنتِ کریمہ ہے جیساکہ کتاب وسنت سے عیاں ہوتا ہے۔ فرمان خداوندی ہے:

(۳۱) ”اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ“(۱)

ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ۔

(۳۲) اور فرمان رسالت ہے:

”فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ“(۲)

ترجمہ: جو حاضر ہے وہ غائب تک میرا یہ خطاب پہنچا دے۔

(۳۳) عَنْ عَبْدِ اللهِ بن مَسْعُود ، قَالَ : عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ .... فِي الحَاجَةِ أَنْ:

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تشہد حاجت کی تعلیم ان کلمات سے دی:

”الحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُه وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - وَيَقْرَأُ ثَلاَثَ آيَاتٍ:-

(۱) القرآن الحكيم، سورة النحل:۱٦، الآية:۱۲٥.

(۲) صحيح البخاري، ج:۱، ص:۲۳٤، كتاب الحج / باب الخطبة أيام منى، مجلس البركات، مبارك فور.

● ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾“(۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

● ”وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ﴿۱﴾“(۲)

ترجمہ: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ ہر وقت تمھیں دیکھ رہا ہے۔

● ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ﴿ۙ۷۰﴾ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴿۷۱﴾“(۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو تمھارے اعمال تمھارے لیے سنوار دے گا، اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

رواه ● أحمد ●والترمذي ●وأبو داؤد ●والنسائي ●وابن ماجة ● والدارمي.(٤)

---

(١) القرآن الحكيم، سورة آل عمران :٣،الآية:١٠٢.

(٢) القرآن الحكيم، سورة النساء:٤،الآية:١.

(٣) القرآن الحكيم، سورة الأحزاب:٣٣،الآية:٧٠، ٧١.

(٤) ● مشكاة المصابيح، ج:٢،ص: ٢٧٢، باب إعلان النكاح والخطبة / الفصل الثاني، مجلس البركات، مبارك فور.

● مسند الإمام أحمد، ص:٣١٩، رقم الحديث: ٣٧٢٠، مسند المكثرين/ مسند عبد الله بن مسعود.

● جامع الترمذي، ج:١،ص: ١٣١، أبواب النكاح عن رسول الله ﷺ / باب ما جاء في خطبة النكاح، مجلس البركات، مبارك فور.

● سنن أبي داؤد، ص: ٢٤١، كتاب النكاح / باب خطبة النكاح، رقم الحديث: ٢١١٨، بيت الأفكار الدولية.

● سنن النسائي، ص: ٣٤٧، كتاب النكاح / باب ما يستحب من الكلام عند النكاح، بيت الأفكار الدولية.

● سنن ابن ماجه، ص: ٢٠٦، كتاب النكاح/ باب خطبة النكاح، بيت الأفكار الدولية.

● سنن الدارمي، ج:٣،ص: ١٤١٣، كتاب النكاح/ باب في خطبة النكاح، دار المغني، الرياض.

(۳۴) عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ . . . حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ، فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ ● إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ● أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ ● وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ ● وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ ● وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ ● فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لاَ يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ، فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ● وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ "كِتَابَ اللهِ". وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ». قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ. (۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام جب (حجۃ الوداع کے موقع سے) عرفہ پہنچے تو ایک خیمہ پایا جو حضور کے لیے نصب کیا گیا تھا۔ اور وہ چتکبرے رنگ کا تھا۔ سرکار نے وہاں نزول فرمایا، اور جب سورج غروب کے قریب ہوا تو اپنی سواری "قصوا" کے لانے کا حکم دیا، پھر بطن وادی میں تشریف لائے تو لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

● تمھاری جانیں اور تمھارے اَموال ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جیسے اس شہر اور اس مہینے میں آج کے دن کی حرمت ہے۔ ● سنو! زمانۂ جاہلیت کی ہر چیز ساقط کی جاتی ہے، وہ سب میرے ان دونوں قدموں سے کچل گئی ہیں۔ ● زمانۂ جاہلیت کے ایک دوسرے پر خون ہدر ہیں اور سب سے پہلے میں اپنا خون معاف کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے، وہ بنی سعد میں دودھ پیتا بچہ تھا جس کو ہذیل نے قتل کیا تھا۔ ● زمانۂ جاہلیت کے تمام سود میرے قدموں تلے ہیں جو ساقط

(۱) صحيح البخاري، ج:۱، ص:۳۹۷، كتاب الحج / بابُ حجّة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، مجلس البركات، مبارك فور.

کیے جاتے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا سود معاف کرنے کا اعلان کرتا ہوں اور وہ حضرت عباس بن عبد المطلب کا سود ہے۔ ان کا تمام سود چھوڑ دیا گیا ہے۔ ● تم لوگ عورتوں کے متعلق اللہ سے ڈرو، کیوں کہ تم لوگوں نے ان کو اللہ تعالی کی امان میں لیا ہے، تم نے اللہ تعالی کے کلمہ سے ان کی شرم گاہوں کو اپنے لیے حلال کرلیا ہے۔ ● تمھارا ان پر حق ہے کہ وہ تمھارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جن کا آنا تمھارے لیے ناگوار ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کو اس پر ایسی سزا دو جس سے چوٹ نہ لگے۔ اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اپنی استطاعت کے مطابق ان کو کھانا اور لباس دو ● میں تمھارے پاس ایسی چیز چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ کتاب اللہ ہے۔

● تم سے میرے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دوگے؟ سب نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ تعالی کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی فرمائی۔

(۳۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- الصَّلاَةَ يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلاَ إِقَامَةٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلاَلٍ فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ فَقَالَ «تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ». فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سِطَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَتْ: لِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: «لأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ». قَالَ فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ يُلْقِينَ فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ مِنْ أَقْرِطَتِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ.[1]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ عید کے دن میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ حضور نے اذان واقامت کے بغیر خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھائی، پھر حضرت بلال سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا اور اس کی عبادت کی طرف رغبت دلائی اور وعظ ونصیحت فرمائی، پھر وہاں سے عورتوں کے پاس تشریف لائے اور ان کو نصیحت کرتے

(۱) الصحیح لمسلم، ج:۱،ص:۲۸۹، ۲۹۰ کتاب صلاة العیدین، مجلس البرکات، مبارک فور.

ہوئے فرمایا: صدقہ کرو کیوں کہ تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہیں۔ عورتوں کے درمیان سے ایک سیاہ رخساروں والی عورت کھڑی ہوکر کہنے لگی: یا رسول اللہ! اس کا سبب کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا: اس کا سبب یہ ہے کہ تم لوگ بہت شکایت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ راوی فرماتے ہیں: پھر عورتوں نے اپنے زیورات صدقہ کرنے شروع کیے اور حضرت بلال کے کپڑے میں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

(۷) ذکرِ نعمتِ ولادت:

ولادتِ نبوی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے جس کا ذکر جمیل مندوب ہے، خود حضور سید عالم ﷺ نے اپنا ذکر میلاد بطور نعمت الٰہی کیا ہے، حضرت آدم، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام کی ولادت کا ذکر بھی قرآن وحدیث میں وارد ہے، ارشاد باری ہے:

(۳۶) ”وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝“(۱)

ترجمہ: اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن مردہ اٹھایا جائے گا۔

اس آیہ کریمہ میں حضرت یحییٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا ذکر میلاد ہے۔

(۳۷) ”وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ“(۲)

ترجمہ: اور وہی سلامتی مجھ پر (جو حضرت یحییٰ پر ہوئی) جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں۔ یہ ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا۔

اس آیت کریمہ میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلاۃ والسلام کی ولادت کا ذکر ہے۔

(۳۸) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ -رضی الله عنه- قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الاِثْنَيْنِ قَالَ: «ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ - أَوْ- أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ». (۳)

---

(۱) القرآن الحكيم، سورة مريم :۱۹، الآية:۱۵.

(۲) القرآن الحكيم، سورة مريم :۱۹، الآية:۳۳.

(۳) الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:۲۶۸، كتاب الصيام / باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر، مجلس البركات، مبارك فور.

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دوشنبہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں اسی روز پیدا ہوا، اور اسی روز مبعوث کیا گیا-یا- اسی روز مجھ پر قرآن نازل کیا گیا۔

(۳۹) عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- : مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ ، وَكَيْفَ تُعْرَضُ عَلَيْكَ صَلَاتُنَا وَقَدْ أَرِمْتَ ؟ يَعْنِي وَقَدْ بَلِيتَ ، قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ.[1]

ترجمہ: حضرت اوس بن ابی اوس سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمھارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور اسی دن وفات بھی ہوئی۔ اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی دن کڑک نازل ہوگی، لہذا جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھو کیوں کہ تمھارا درود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کی بارگاہ میں کیسے پیش کیا جائے گا؟ جب کہ آپ تو بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات کے جسموں کو کھائے۔

ان آیات اور احادیث میں حضور سید الانبیا جناب محمد رسول اللہ ﷺ، حضرت سیدنا آدم، حضرت سیدنا یحییٰ اور حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کی ولادت باسعادت کا ذکر ہے۔

اس لیے جب تک وہ آیات تلاوت ہوتی رہیں گی حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا ذکرِ میلاد بھی ہوتا رہے گا۔ یوں ہی جب تک وہ احادیث شریفہ پڑھی جائیں گی حضرت آدم اور حضور سید عالم ﷺ کا ذکر میلاد بھی ہوتا رہے گا، اس سے بے شمار اولین وآخرین عامۂ مومنین و مومنات کا ذکر میلاد النبی کرنا ثابت ہوتا ہے۔

---

(۱) مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص:۱۱۴۷، مسند المدنيين/ حديث أوس بن أوس، رقم الحديث: ۱٦۲٦۲، بيت الأفكار الدولية.

روزہ رکھنا شکر الٰہی کا ایک طریقہ ہے، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ''دوشنبہ کے روزہ'' کے تین اسباب بیان فرمائے:

● وہ حضور کا یوم ولادت ہے۔ ● یوم بعثت ہے۔ ● یومِ نزول قرآن ہے۔

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یوم ولادتِ نبوی بھی نعمتِ الٰہی ہے اور یوم بعثت بھی اور یوم نزولِ قرآن بھی۔ اور ''شکرِ نعمت'' کے لیے روزہ خاص نہیں، بہت سے طریقے ہیں ان میں سے ایک طریقہ اس کا ذکر حسن اور اس کی برکات کا چرچا بھی ہے۔

(۸) صلاۃ وسلام بہ حالتِ قیام:

یہ بھی جائز و مستحسن ہے، کتاب وسنت سے ثابت اور عامۂ امت کا معمول ہے، ہم عن قریب ایک مستقل عنوان کے تحت اس کے کچھ شواہد پیش کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالی۔

(۹) دُعا:

دعا کے مندوب و مستحسن ہونے میں کیا کلام، اس بارے میں کتاب اللہ کی آیات، احادیث قدسی، احادیثِ نبویہ اور ادعیہ ماثورہ کثرت سے وارد ہیں، ہم یہاں چند شواہد نقل کرتے ہیں:

ارشاد باری ہے:

(۴۰) ''اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ''(۱)

ترجمہ: دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے انھیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔

(۴۱) ''اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ''(۲)

ترجمہ: اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ۔

ارشاد ربانی ہے:

(۴۲) ''اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ '' (۳)

ترجمہ: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

---

(۱) القرآن الحکیم، سورۃ البقرۃ:۲، الآیۃ:۱۸۶.

(۲) القرآن الحکیم، سورۃ الأعراف:۷، الآیۃ:۵۵.

(۳) القرآن الحکیم، سورۃ المؤمن:۴۰، الآیۃ:۶۰.

(۴۳) عن أبي هريرة أن رسول الله -صلى الله تعالى عليه وسلم- قال: يقول: من يدعوني فأستجيب له من يسألني فأعطيه من يستغفرني فأغفرله. [۱]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ۔۔۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کون مجھ سے دعا کرے گا کہ میں قبول کروں، کون مجھ سے سوال کرے گا کہ اسے عطا کروں، کون مجھ سے مغفرت طلب کرے گا کہ اسے بخش دوں۔

(۴۴) عن ابن عمر قال: قلّما كان رسولُ الله -صلى الله تعالى عليه وسلم- يقومُ مِن مَجلس حتّى يدعو بهولاء الدعوات لأصحابه:

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کم کسی مجلس سے اٹھتے، یہاں تک کہ اپنے اصحاب کے لیے یہ دعا کر لیتے:

اللّٰهمّ اقسم لنا مِن خشيتك ما تحولُ به بيننا وبين معاصيك و من طاعتك ما تبلغنا به جنّتك -إلى اخر الحديث-

رواه الترمذي وقال: هذا حديثٌ حسنٌ غريبٌ. [۲]

ترمذی شریف کی یہ حدیث تو اس بارے میں صریح ہے کہ کسی مجلس سے جاتے وقت بارگاہِ الٰہی میں دعا کی جائے کہ یہ حضور سید عالم ﷺ کی سنت ہے۔

(۱۰) اِطعام طعام:

بھوکوں کو کھانا کھلانا اور مہمانوں کی ضیافت کرنا شرعاً مندوب وباعث اجر ہے، کتاب وسنت میں اس بارے میں واضح ہدایات ہیں۔

(۴۵) ارشاد ربانی ہے:

"وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ

---

(۱) صحيح البخاري، ج:۱، ص:۱۵۳، كتاب التهجّد / بابُ الدعاء والصلاة من آخر الليل، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) مشكاة المصابيح، ج:۱، ص: ۲۱۹، بابُ جامع الدّعاء/ الفصل الثاني، مجلس البركات.
وجامع الترمذي، ج:۲، ص: ۱۸۸، "باب" من أبواب الدعوات عن رسول الله ﷺ، مجلس البركات، مبارك فور.

مِنكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُورًا ۝"(۱)

ترجمہ: اور (اللہ کے خاص بندے) اللہ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں، مسکین اور یتیم اور اسیر کو۔ ان سے کہتے ہیں کہ ہم تمھیں خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں، تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری کی طلب نہیں رکھتے ہیں۔

(۴۶) "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله تعالى عليه وسلم-: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِ جَارَهُ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا ، أَوْ لِيَصْمُتْ." (۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ اور جو آدمی اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ بھلائی کی بات کہے، یا خاموش رہے۔

(۴۷) عَنِ ابْنَىْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالاَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ.(۳)

ترجمہ: بُسر کے دونوں سُلمی صاحب زادوں سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے خدمت اقدس میں مکھن اور کھجوریں پیش کیں، کیوں کہ حضور کو مکھن اور کھجوریں پسند تھیں۔

پھر یہ اِطعامِ طعام نیز شیرینی کی تقسیم صدقۂ نافلہ ہے اور صدقۂ نافلہ خود مندوب و مستحسن ہے جس کے بارے میں کثیر احادیث شریفہ وارد ہیں۔

---

(۱) القرآن الحكيم، سورة الإنسان:۷۶،الآية:۸، ۹.

(۲) صحيح البخاري، ج:۲،ص:۸۸۹، كتاب الأدب/ باب مَن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره، مجلس البركات، مبارك فور.

(۳) سنن أبي داؤد، ص: ۴۲۲، كتاب الأطعمة / باب في الجمع بين لونَين عند الأكل، رقم الحديث: ۳۸۳۷، بيت الأفكار الدولية.

(۱۱) بوقتِ رخصت سلام و مصافحہ:

رخصت ہوتے وقت سلام اور مصافحہ سنت ہے۔

(۴۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله تعالى عليه وسلم-: «إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الآخِرَةِ».[۱]

ترجمہ: جب تم سے کوئی مجلس میں آئے تو سلام کرے، اور جب اٹھ کر جانے تو پھر سلام کرے۔ پہلے سلام کی شرعی حیثیت دوسرے سے زیادہ نہیں۔

(۴۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ -صلى الله تعالى عليه وسلم- إِذَا وَدَّعَ رَجُلاً أَخَذَ بِيَدِهِ فَلاَ يَدَعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم-.[۲]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ جب کسی آدمی کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے، پھر اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے یہاں تک کہ وہ آدمی خود نبی کریم ﷺ کا مبارک ہاتھ چھوڑ دیتا۔

یہ وہ امور حَسَنہ ہیں جن پر محفل میلاد شریف مشتمل ہوتی ہے اور امور حَسَنہ کا مجموعہ حسن بالائے حَسَن ہوتا ہے، جیسے ”نماز“ تکبیرات، ثنا، قراءت، تسمیع، تسبیحات، تشہد، درود، سلام وغیرہ امور حسنہ کا مجموعہ ہے تو یہ افضل العبادات اور اہمُّ الطاعات ہے اور جیسے ”حج“ تلبیہ، طواف، سعی، وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، دعا، قربانی، وغیرہ عبادات کا مجموعہ ہے جس کی برکت سے حاجی گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے، اس لیے محفل میلاد شریف مذکورہ امور حسنہ کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے ”سُنّتِ حسنہ“ اور باعثِ اجر و ثواب ہے۔

---

(۱) سنن أبي داؤد، ص: ۵۹۹، كتاب الأدب، بابٌ في السلام إذا قام من المجلس، رقم الحديث: ۵۲۰۸، بيت الأفكار الدولية.

(۲) جامع الترمذي، ج:۲،ص: ۱۸۲، أبواب الدعوات/ باب ما يقول إذا ودّعَ إنسانا، مجلس البركات، مبارك فور.

دوسری دلیل:

یہ دلیل کتاب اللہ کی آیاتِ مقدسہ کا مجموعہ ہے، اسے محقق جلیل، حضرت علامہ نقی علی خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے افادہ فرمایا، لکھتے ہیں:

(۵۰) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝" (۱)

ترجمہ: بے شک اللہ عزوجل نے احسان کیا ایمان والوں پر کہ ان میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

(۵۱) اور ارشاد ہوتا ہے:

"وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝" (۲)

ترجمہ: اور اے محبوب! نہ بھیجا ہم نے تمھیں مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

(۵۲) اور فرماتا ہے:

"فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ" (۳)

ترجمہ: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب! تم ان کے لیے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج، سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمھارے اِرد گرد سے پریشان ہو جاتے۔

(۵۳) اور ارشاد ہوا:

"وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ" (٤)

ترجمہ: اے محبوب! اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نہ کرے گا جب تک تو ان میں ہے۔

---

(١) القرآن الحكيم، سورة آل عمران:٣،الآية:١٦٤.

(٢) القرآن الحكيم، سورة الأنبياء:٢١،الآية:١٠٧.

(٣) القرآن الحكيم، سورة آل عمران:٣،الآية:١٥٩.

(٤) القرآن الحكيم، سورة الأنفال:٨،الآية:٣٣.

(۵۴) اور ارشاد ہوتا ہے:

"لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾" (۱)

ترجمہ: بے تحقیق تمھارے پاس تمھیں میں سے ایک رسول آئے جن پر تمھارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمھاری بھلائی کے بہت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان رحم والے۔

(۵۵) اور فرماتا ہے:

"یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ" (۲)

ترجمہ: وہ نبی انھیں اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور برے کام سے منع کرتا ہے اور پاک چیزیں ان کے لیے حلال اور ناپاک چیزیں ان پر حرام فرماتا ہے اور ان سے ان کے بوجھ اور طوق کہ ان پر تھے اتارتا ہے۔

ان آیات اور ان کے اَمثال سے آفتاب نیم روز کی طرح ظاہر کہ حضور پر نور سید عالم ﷺ کا وجود باجود بہت بڑی نعمت اور ہمارے حق میں سراسر رحمت ہے اور کون رحمت اس سے زیادہ ہوگی کہ:

☆ ان کے سبب کفر و شرک سے بچے،

☆ دین حق و صراطِ مستقیم سے واقف ہوئے،

☆ بہشت ہاتھ آئی اور دوزخ سے نجات پائی،

☆ اجماع ہمارا حجت ہوا،

☆ مرتبہ ہمارا اگلی امتوں سے بڑھے گا،

☆ بے شمار فضیلتیں ☆ بے انتہا خوبیاں ☆ اور دین میں برکتیں ☆ شریعت میں آسانیاں ہمارے لیے خاص ہوئیں کہ اگلی امتوں کو نہ ملیں،

☆ یہاں تک کہ نعمتِ الٰہی ہم پر تمام ہوئی،

---

(۱) القرآن الحکیم، سورۃ التوبۃ:۹، الآیۃ:۱۲۸.

(۲) القرآن الحکیم، سورۃ الأعراف:۷، الآیۃ:۱۵۷.

☆ اور ہمارے دین میں کسی طرح کی تنگی نہ رہی۔

اور ہر نعمت کا تذکرہ و تحدیث بحکم "وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝"(۱) [اور اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرو۔]

مامور بہٖ ہے، تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ولادتِ باسعادت کا تذکرہ اور مسلمانوں کو اس کا بیان سنانا مامور بہٖ ہے اور امر اس جگہ کم سے کم ندب واستحباب کے لیے ہے تو ذکرِ ولادتِ باسعادت کا استحباب خدا کی کتاب سے ثابت ہوا۔

تفسیر مدارک وغیرہ میں ہے:

والصحیحُ أنّها تعمّ جمیع نِعَم الله. (۲)

[ترجمہ: صحیح یہ ہے کہ "نعمة" کا یہ لفظ اللہ کی تمام نعمتوں کو عام ہے۔]

تیسری دلیل:

ہم اہل حق سرور کائنات، فخر موجودات ﷺ کی تشریف آوری پر حضور کی مدح وثنا کر کے فرح وسرور کا اظہار کرتے ہیں، اور اس کا حکم علی الاطلاق خدائے کریم نے دیا ہے، وہ فرماتا ہے:

(۵۶) "قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا"(۳)

ترجمہ: اے محبوب، فرما دیجیے کہ وہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشی منائیں۔

اور ہمارے حضور ﷺ یقیناً اللہ کا فضل بھی ہیں اور اللہ کی رحمت بھی، چناں چہ ارشاد باری ہے:

(۵۷) "وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝"(۴)

ترجمہ: اور اے محبوب، ہم نے آپ کو سارے عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

---

(۱) القرآن الحكيم، سورة الضّحى: ۹۳، الآية: ۱۱.

(۲) إذاقة الآثام لما نعى عمل المولد والقيام، ص: ۳۹، ۴۰، ۴۱، طلبة الجامعة الأشرفية، مبارك فور.

(۳) القرآن الحكيم، سورة يونس: ۱۰، الآية: ۵۸.

(٤) القرآن الحكيم، سورة الأنبياء: ۲۱، الآية: ۱۰۷.

دونوں آیتوں کو یکجا کیجیے تو صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ اللہ عزوجل یہ حکم دے رہا ہے کہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی تشریف آوری پر خوشی مناؤ، اور ہم اہل سنت محفل میلاد کے ذریعہ اسی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

چوتھی دلیل:

حضور سید عالم ﷺ ہمارے لیے خداے قدیر کی نعمتِ عظمیٰ ہیں اور نعمتِ الٰہی کے چرچا کرنے کا حکم خود اللہ عزوجل نے دیا ہے:

(۵۸) حَدَّثَنَا عَمْرٌو (بن دينار)، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، {اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ}(۱) قَالَ: هُمْ وَاللّٰهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ.

قَالَ عَمْرٌو: هُمْ قُرَيْشٌ. وَمُحَمَّدٌ -صلى الله عليه وسلم- نِعْمَةُ اللّٰهِ.(۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ: ''اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ'' میں نعمت کو بدلنے والے مشرکین قریش ہیں اور ''نعمت'' محمد ﷺ ہیں۔

قرآن حکیم میں ہے:

(۵۹) ''وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝'' (۳)

ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرو۔

کتاب وسنت کو یکجا کر دیکھیے تو روز روشن کی طرح محسوس ہوگا کہ اللہ تعالیٰ حکم دے رہا ہے کہ اللہ کی نعمت محمد ﷺ کا چرچا کرو۔

محفل میلاد کے ذریعہ مجمع اہل اسلام میں ہم اللہ کی اسی نعمت کا چرچا کرتے ہیں جو ضرور کتاب وسنت پر عمل ہے۔

---

(۱) القرآن الحكيم، سورة إبراهيم: ١٤، الآية: ٢٨.

(۲) صحيح البخاري، ج:٢، ص: ٥٦٦، كتاب المغازي/ قبل باب فضل مَن شَهِد بدراً، مجلس البركات، مبارك فور.

(۳) القرآن الحكيم، سورة الضحى: ٩٣، الآية: ١١.

مقررہ تاریخ میں محفل وعظ کا اہتمام عہد رسالت و عہد سلف سے ہے:

میلاد شریف کے لیے کوئی دن متعیّن کیا جاتا ہے تاکہ لوگ آسانی کے ساتھ جمع ہو سکیں، اس کا ثبوت عہد سلف، بلکہ عہد رسالت سے ہے:

(٦٠) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قال: قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ.(١)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خواتین نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور، مرد آپ کے وعظ و تذکیر سے بہرہ ور ہونے میں ہم پر فوقیت لے گئے، تو حضور ہمارے لیے بھی اپنی طرف سے وعظ کا ایک دن مقرر فرما دیجیے۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے ایک معین دن میں وعظ کا وعدہ فرما لیا، پھر انھیں وعظ فرمایا اور کچھ احکام دیئے۔

(٦١) عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ: أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.(٢)

ترجمہ: ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعرات کو لوگوں کو وعظ و تذکیر فرمایا کرتے تھے، تو ان سے ایک صاحب نے عرض کی کہ اے ابو عبد الرحمن، مجھے پسند ہے کہ آپ ہر روز ہمیں وعظ فرمائیں۔ تو انھوں نے فرمایا کہ مجھے یہ نامنظور ہے، کیوں کہ تمھیں ملول خاطر کرنا مجھے ناگوار ہے۔

میں وعظ میں (تمھارے فارغ اوقات، اور نشاط و دل چسپی کے مد نظر) تمھارا لحاظ رکھتا ہوں، جیسا کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ملولِ خاطر ہو جانے کے اندیشے سے ہمارا لحاظ فرمایا کرتے تھے۔

---

(١) صحيح البخاري، ج:١، ص: ٢٠، ٢١، كتاب العلم/ باب هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم، مجلس البركات، مبارك فور.

(٢) صحيح البخاري، ج:١، ص: ١٦، كتاب العلم/ باب من جعل لأهل العلم أياماً معلومةً، مجلس البركات، مبارك فور.

ہم اہل حق ان احادیث کی پیروی میں دن، مقرر کر کے محفل میلاد منعقد کرتے ہیں، آگے کرم فرماؤں کی مرضی وہ اسے بدعت کہیں یا سنت۔ ہم نے تو عہد رسالت اور عہد سلف دونوں کی شہادتیں پیش کر دی ہیں۔

ہم نے کتاب وسنت کے نصوص کثیرہ محفل میلاد شریف کے مندوب ومستحسن ہونے پر پیش کیے جن سے اس محفل کا ثابت بالسنۃ ہونا اچھی طرح عیاں ہو جاتا ہے، بلفظ دیگر حدیث مسلم کے مطابق یہ "سنتِ حسنہ" ہے۔

مگر اس کے برخلاف آج کے "سلفی وہابی" اسے "بدعتِ ضلالہ" کہتے ہیں جیسا کہ نواب وحید الزماں نے اپنی کتاب کنز الحقائق (۱) میں اس کی صراحت کی ہے۔ در اصل انھیں حضور سے عداوت اور ان کے ذکر سے نفرت ہے، اس لیے اس ذکر کو روکنے اور بدعت وناجائز ٹھہرانے کے لیے طرح طرح کے حیلے اور حربے استعمال کرتے ہیں۔

---

(۱) کنز الحقائق، ص:۵، فصل البدعۃ، شوکتِ اسلام، بنگلور۔